نورِ چشمِ اعلیٰ حضرت راحت دل خستگاں مفتی اعظم بنامِ مصطفےٰ شاہِ زمن

از قلم

پاسبان مسلک رضا حضرت مولانا مفتی
علامہ محمد حسن علی رضوی بریلوی مدظلہ العالی

ناشر تحریک اتحاد اہلسنت پاکستان
میٹھادر کراچی

سلسلہ مفت اشاعت نمبر 73

Waris e Uloom e Alahazrat, Nabirah e Hujjat ul Islam, Janasheen e Mufti e Azam Hind, Jigar Gosha e Mufassir e Azam Hind, Shaikh ul Islam Wal Muslimeen, Qazi ul Quzzat, Taj ush Shariah Mufti

Muhammad Akhtar Raza Khan

Qadiri Azhari Rahmatullahi Alihi

Or Khaanwada e Alahazrat k Deegar Ulama e Kiram Ki Tasneefat Or Hayaat o Khidmaat k Mutaluah k Liyae Visit Karen.

To discover about writings, services and relical life of the sacred heir of Imam Ahmed Raza, the grandson of Hujut-ul-Islam, the successor of Grand Mufti of India, his Holiness, Tajush-Shariah, Mufti

Muhammd Akhter Raza Khan

Qadri Azhari Rahmatullahi Alihi

the Chief Islamic Justice of India, and other Scholars and Imams of golden Razavi ancestry, visit

www.muftiakhtarrazakhan.com

      /makhtarraza1011

۷۸۶/۹۲

نور چشم اعلیٰحضرت راحت دل خستگاں
مفتی اعظم بنام مصطفےٰ شاہِ زمن

مفتیٔ اعظم فقیہہ عالم کی

شان عبقریت

اکابر و مشاہیر و معاصرین کا خراج عقیدت و تاثرات عالیہ

از قلم

پاسبان مسلک رضا حضرت علامہ مولانا مفتی
محمد حسن علی رضوی بریلوی میلسی دامت برکاتہم العالیہ

ناشر

تحریک اتحاد اہلسنت پاکستان

میلسی، کراچی

سلسلہ مفت اشاعت نمبر 73

تحریک کی سرگرمیاں

☆ میلادِ مصطفیٰ ﷺ کا انعقاد
☆ تعلیم قرآن (حفظ و ناظرہ) (طلباء و طالبات)
☆ تعلیم تجوید (قرأت) (طلباء و طالبات)
☆ درس نظامی (طلباء و طالبات)
☆ سلسلہ مفت اشاعت
☆ تربیتی نشست برائے عقائد و اعمال
☆ کیسٹ و کتب لائبریری
☆ مقابلے (قرأت، نعت، سوالاً جواباً، تقاریر، مضمون نویسی)
☆ بیت بازی (نعتیہ اشعار پر مبنی)
☆ شب بیداری
☆ شبینہ کا انعقاد
☆ ایام بزرگان دین کا انعقاد
☆ کمپیوٹر کلاسز (طلباء و طالبات)

تحریک اتحاد اہلسنت پاکستان کے تحت چلنے والے مدارس "مدرسۃ المصطفیٰ پاکستان" میں اب تک 80 طلباء و طالبات حفظ قرآن کی تعلیم مکمل کر چکے ہیں اور 500 سے زائد طلباء و طالبات حفظ و ناظرہ، تجوید و قرأت اور درس نظامی کی تعلیم مفت حاصل کر رہے ہیں۔

تحریک اتحاد اہلسنت پاکستان

O.T.9/105، کاغذی بازار، میٹھادر کراچی نمبر ۲۔ فون: 2437915

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مفتیِ اعظم کی شانِ عبقریت۔ مجدد ابن مجدد کا سوانحی خاکہ

یہی بریلی کے مفتی اعظم ہیں بے ریا ایسے
کہ ثانی چشم بصیرت نے جن کا دیکھا نہیں

شہزادۂ اعلیٰحضرت، تاجدار اہلسنت، فقیہ عالم، مفتی اعظم، امام العلماء، مولانا شاہ مصطفیٰ رضا خان صاحب نوری رضوی بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت ۲۲/ ذی الحجہ ۱۳۱۰ھ بمطابق ۱۸۹۳ء بروز جمعۃ المبارک ہوئی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ۱۳۱۰ھ تاریخ ولادت بحساب ابجد ہے تاریخ وصال ۱۴/ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ ۱۲/ نومبر ۱۹۸۱ء رات ایک بج کر چالیس منٹ۔ نماز جنازہ میں ۲۵/ لاکھ عوام اہلسنت اور ہزاروں علماء ومشائخ شامل تھے بغیر لاؤڈ اسپیکر تکبیرین کی سنت کے مطابق نماز جنازہ پڑھائی گئی۔ ماہ محرم الحرام حضور سیدنا سرکار مفتی اعظم قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ماہ وصال ہے آپ کا پیدائشی نام محمد ہے اور محمد نام پر عقیقہ ہوا محمد کے عدد ۹۲ ہیں اور آپ نے ۹۲ سال عمر پائی۔ پیر ومرشد سیدنا شاہ ابوالحسین احمد نوری قدس سرہٗ نے آپ کا نام ابوالبرکات محی الدین جیلانی تجویز فرمایا اور عرفی نام خاندانی روایت کے مطابق مصطفیٰ رضا قرار پایا۔ ماہ محرم میں آپ کا مرکزی عرس بریلی شریف میں اور عرس قادری رضوی کے ساتھ ۲۳، ۲۴، ۲۵/ صفر میں منایا جاتا ہے سیدنا سرکار مفتی اعظم قدس سرہٗ کے عرس پر جناب الحاج محمد سعید نوری رضوی رضا اکیڈمی کمیٹی کے زیر اہتمام کی ایک کاپی کراچی حاضر کی جسکو مجاہد مسلک اعلیٰحضرت زعیم اہلسنت پیر طریقت علامہ سید شاہ تراب الحق

صاحب قادری رضوی اطال اسد عمرہ ودام تجدہ کتابچہ کی صورت میں شائع فرما رہے ہیں
مولی عزوجل بہتر سے بہتر اجر عظیم عطا فرمائے آمین۔ سیدنا مفتی اعظم قبلہ علیہ الرحمۃ
کے وصال کے بعد جب بریلی شریف سے ماہنامہ سنی دنیا کا اجراء ہوا تو جانشین مفتی
اعظم نبیرۂ اعلیحضرت فقیہہ اسلام علامہ مفتی محمد اختر رضا خان صاحب ازہری میاں مدظلہ
کے حکم پر مفتی اعظم نمبر کیلئے ایک طویل وضخیم مقالہ حاضر کیا تھا خدا جانے وہ چھپا یا نہیں وہ
اپنے موضوع پر ایک یادگار تاریخی مقالہ تھا بعد میں کسی محب مخلص نے بریلی شریف سے
لکھا کہ وہ مقالہ استقامت کانپور پاسبان الہ آباد کیلئے بھی ارسال کیا گیا جو فقیر کی نظر سے
نہیں گزرا اگر کسی رسالہ میں یا کسی خصوصی نمبر میں چھپا ہو تو وہ محترم المقام الحاج سعید
نوری رضوی سلمہ صاحب کو ارسال فرمادیں یا دفتر سنی دنیا بریلی شریف میں موجود ہوں تو
الحاج محمد سعید نوری صاحب کو رضا اکیڈمی کے پتہ پر ممبئی ارسال فرمادیں تاکہ فائدہ عام
ہو۔ حضور پرنور سرکار اعلیحضرت امام اہلسنت قدس سرہ اور پھر سیدنا سرکار حضور مفتی اعظم
علیہ الرحمۃ کی زیارت کا شرف حاصل کرنے والے جانتے ہیں کہ آپ ہم شکل وہم شبیہہ
اعلیحضرت ہیں اور نور العارفین، عین الذاکرین سیدنا شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں قبلہ
قدس سرہ کی روحانی برکات کے مصدر ومنبع ہیں اسی لئے کہا گیا ہے

رضا کی ہیں یہ جیتی جاگتی تصویر پہچانو
یہ سونے پہ سہاگہ کہ فضل نوری سے ہیں نورانی

اور یہ کہ

نوری سرکار کی نوری تنویر ہیں شاہ احمد رضا کی وہ تصویر ہیں
سنیوں کی وہ بیدار تقدیر ہیں ہر گھڑی انکو اُن کی ضرورت رہے

سرکار مفتی اعظم علیہ الرحمۃ کی زیارت سے سیدنا اعلیٰحضرت کے دیدار کی حسرت پوری ہوتی تھی دونوں سرکاروں کی زیارت کرنے والوں اور دونوں تاجداروں کا سراپا لکھنے والوں نے یوں بھی عرض کیا ہے

سراپا لکھ دیا ہم نے جہاں تک ہو سکا یارو زیادہ چاہو دیکھو مصطفیٰ کی شکل نورانی
نہ دیکھے چین پڑتا ہے نہ بے دیکھے قرار آئے نظر آئیں تو روتا ہوں جو چھپ جائیں پریشانی

بلا شک و شبہ سرکار سیدنا مفتی اعظم قبلہ قدس سرہ حضور پرنور اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات گرامی کے عکس اور آئینہ تھے ان کی ذات میں سرکار اعلیٰحضرت کے فیوض و برکات اور انوار و تجلیات علوم معارف کی جلوہ گری تھی کیونکہ:

عکس ذات اعلیٰحضرت مفتی اعظم تو ہیں ان کو دیکھو حجت الاسلام گر پردے میں ہیں
ان میں بھی صورت رضا کی صاف آتی ہے نظر یہ تو پردے میں نہیں وہ اگر پردے میں ہیں

حضرت علیہ الرحمۃ کی روحانیت اور فقہی بصیرت کا ڈنکہ چاردنگ عالم میں بجتا ہے۔ ان کی شان عبقریت برتری و بے مثالی کا جلوہ شرق و غرب میں نظر آتا ہے جو کہ صف اول کے اکابر و مشاہیر اہل علم و فضل و کمال نے گردنیں جھکا کر تسلیم کیا جس کا ایک اجمالی خاکہ آگے پیش کیا جاتا ہے۔ استاذ الشعراء علامہ ضیاء القادری بایونی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے۔

امام اہلسنت صدر ملت مفتی اعظم عرب سے تا عجم شہرہ ہے جنکی افضلیت کا
وہ ابن حضرت احمد رضا خاں مصطفےٰ ازی شاں امام و صدر ہے اس دور میں جو اہلسنت کا

آج کے دور میں عموماً یہ دیکھا جاتا ہے مریدین نے اپنے پیران عظام و مشائخ طریقت کو اور تلامذہ اپنے اساتذہ کو بڑھا چڑھا کر پیش کر رہے ہیں اور مختلف النوع

القابات وخطابات دے رہے ہیں لیکن ہمارے حضور آقائے اکرم سرکار مفتی اعظم قدس سرہ کی شخصیت مقدسہ ایسی نہیں جن کو مریدوں شاگردوں نے بڑھایا چڑھایا ہو بلکہ حقیقت یہ ہے کہ آپ کے اکابرین ومعاصرین آپ کی شخصیت کی عظمت اور جلالت شان کا اقرار واعتراف کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

نور العارفین سیدنا شاہ ابوالحسین احمد نوری علیہ

حضور سیدنا مفتی اعظم قبلہ قدس سرہ کی ولادت باسعادت پر سیدنا مجدد اعظم سرکار اعلیٰ حضرت قدس سرہ سے کہا" مولانا بریلی میں آپ کے گھر ایک صاحبزادے کی ولادت ہوئی مجھے خواب میں بتایا گیا کہ اس کا نام آل الرحمٰن رکھا جائے پھر فرمایا جب میں بریلی آؤں گا تو اس صاحبزادے کو ضرور دیکھوں گا۔ وہ بڑا ہی فروز بخت اور مبارک بچہ ہے۔ مولانا صاحب آپ اس بچے کے ولی ہیں اگر اجازت دیں تو میں نومولود کو داخل سلسلہ کروں؟ سیدنا امام احمد رضا نے عرض کیا وہ غلام زادہ ضرور داخل سلسلہ فرما لیا جائے۔ سیدنا شاہ ابوالحسین احمد نوری قدس سرہ نے جب چھ ماہ بعد بریلی تشریف لائے تو حضور سیدنا مفتی اعظم قدس سرہ کو اپنے مبارک گود میں لیکر پیشانی چوم کر فرمایا مولانا! یہ صاحبزادے تو مادر زاد ولی ہیں۔ برکتوں کے اعتبار سے ابوالبرکات اور مرتبہ قطبیت میں محی الدین جیلانی حضرت سیدنا شاہ ابوالحسین نوری قبلہ قدس سرہ نے بیعت کرتے وقت ارشاد فرمایا یہ بچہ دین وملت کی بڑی خدمت کرے گا مخلوق خدا کو اس کے ذات سے بڑا فائدہ ہوگا۔ بہت فیض پہنچے گا یہ بچہ ولی ہے۔ یہ فیض کا دریا بہائے گا۔ تاجدار مسند مارہرہ مطہرہ مقدسہ سیدنا ابوالحسین نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صاحبزادے مصطفےٰ رضا کو اعلیٰحضرت، امام اہلسنت کی گود میں دیتے ہوئے ارشاد فرمایا مبارک ہو آپکو یہ قرآنی

آیت "وَاجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَھْلِیْ" کی تفسیر مقبول ہوکر آپ کی گود میں آ گئی ہے۔

امام اہلسنّت، مجدد دین وملت رضی اللہ عنہ

امام اہلسنّت کے تو آپ نامور فرزند دلبند، ہم شبیہ وجانشین تھے جب حضور سیدنا مفتی اعظم علیہ الرحمۃ الرضوان کی ولادت باسعادت کے بعد بریلی شریف مراجعت فرمائی تو اپنے فرزند دلبند، لخت جگر، نور بصر کو گود میں لیکر سینہ سے لگا آپ کی پیشانی کو چوما اور فرمایا۔ "خوش آمدیداے ولی کامل"۔ (سبحان اللہ)

سیدنا مجدد اعظم سرکار اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دارالافتاء بریلی شریف کی روز افزوں عالمی شہرت ومقبولیت کے پیش نظر دارالافتاء کا ایک بے مثال نظم جدید فرمایا اور اس کا نام رضوی دارالافتاء رکھ کر فقیہ اعظم، قطب عالم حضور سیدنا مفتی اعظم قدس سرہ العزیز کواس کا مہتمم ومنصرم اعلیٰ متعین فرمایا اس سے سرکار سیدنا مفتی اعظم رضی اللہ عنہ کی شان واستعداد فقاہت پر حضور اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ کے اعتماد کا پتہ چلتا ہے۔

حضور سیدنا مفتی اعظم قبلہ قدس سرہ کی پرورش یوں تو علمی روحانی خانوادہ ہیں اور مجدد اعظم، اعلیٰحضرت جیسے شیخ الفقہاء وسلطان الفقہاء کے آغوش رحمت وتربیت میں ہوئی مگر آپ نے باقاعدہ فتویٰ نویسی کا آغاز غالباً ۱۸ سال کی عمر شریف میں ۱۳۲۸ھ میں فرمایا اور حضور سیدنا سرکار مفتی اعظم علیہ الرحمۃ الرضوان نے بھی اپنے عظیم المرتبت والد گرامی کی طرح پہلا فتویٰ مسئلہ رضاعت پر ارقام فرمایا جو صحیح اور شان فقاہت کا آئینہ دار تھا۔ سرکار اعلیٰحضرت نے ملاحظہ فرمایا فرحت ومسرت کے ساتھ فرمایا اس پر اپنے دستخط کرو اور پھر خود بدولت سرکار اعلیٰحضرت قبلہ قدس سرہ نے صح الجواب بعون اللہ العزیز الوہاب

لکھکر اپنی گراں قدر تصدیق سے مزین فرمایا اور پانچ روپیہ نقد انعام عطا فرمایا جو آجکل پانچسو کے برابر بنتے ہیں اور ارشاد ہوا مصطفےٰ میاں تمہاری مہر بنوا دیتا ہوں اب فتوی لکھا کرو اپنا ایک رجسٹر بنالو اس میں نقل کیا کرو سرکار اعلیٰحضرت نے خود مہر کی عبارت اور نقشہ تحریر فرمایا جو یہ ہے "ابوالبرکات محی الدین جیلانی آل الرحمٰن محمد عرف مصطفےٰ" مولانا حافظ یقین الدین علیہ الرحمہ کے بھائی صاحب سے مہر بنوا کر عطا کی اس سے سیدنا مجدد اعظم علیہ الرحمہ کے سیدنا مفتی اعظم علیہ الرحمۃ پر اعتماد کا پتہ چلتا ہے اور ثابت ہوتا ہے کہ سیدنا حضور مفتی اعظم قدس سرہ کا فتوی مجدد اعظم اعلیٰحضرت ہی کا فتوی ہے آجکل کے بعض نومولود جدت پسند محققین لاؤڈ اسپیکر اور رویت ہلال وغیرہ مسائل ہیں جو کہہ دیا کرتے ہیں کہ اس مسئلے میں اعلیٰحضرت کا واضح فتوی نہیں ان کو بھی معلوم ہونا چاہیے کہ مجدد اعظم سرکار اعلیٰحضرت کے نامزد و معتمد علیہ سیدنا مفتی اعظم علیہ الرحمۃ کا فتوی اور تحقیق درحقیقت خود اعلیٰحضرت کی تحقیق اور فتوی ہے کہ آپ بفضلہٖ تعالیٰ فی الحقیقت حضور اعلیٰحضرت کے علوم کے وارث اور حقیقی جانشین ہیں۔ فقیر (محمد حسن علی رضوی میلسی) کے اس قول کو خود سیدنا سرکار مفتی اعظم قبلہ قدس سرہٗ کہ اس ارشاد سے تقویت ملتی ہے خود بدولت فرماتے ہیں۔" اعلیٰحضرت قدس سرہ کا وہ فتوی مجھے تلاش پر بھی دستیاب نہ ہوا کہ میں اسے دیکھوں اگر حضرت (مجدد اعظم اعلیٰحضرت) کا فتوی میرے خلاف ہوگا اور اس سے مجھے اپنا خطا ہونا ظاہر ہوگا تو میں اپنی غلطی کا اعتراف کرلوں گا۔ (فتاوی مصطفویہ ۱۸۱) اس سے معلوم ہوا سیدنا سرکار مفتی اعظم قبلہ کا کوئی فتوی مجدد دین وملت سیدنا اعلیٰحضرت امام اہلسنت کے خلاف اور ان سے جدا ہو سکتا ہی نہیں۔ حضور مفتی اعظم کے فتاوی مبارکہ درحقیقت اعلیٰحضرت کی تحقیقات عالیہ کا عکس اور مظہر ہیں۔ جدید نومولود محققین کو ان سے

بدگمان نہیں چاہیے یہاں اس موقع پر یہ واضح کرنا بھی نہایت اہم وضروری ہے کہ جو لوگ حضور اعلیٰحضرت کا دم بھرتے ہیں اور رضوی کہلاتے ہیں اور شہزادہ اعلیٰحضرت وخلفاء اعلیٰحضرت کے بے مول علمی تحقیقی فتاوی پر اپنی انفرادی تحقیق کو ترجیح دیتے ہیں ان کی اس تحقیق جدید شہزادہ اعلیٰحضرت وخلفاء اعلیٰحضرت کے مقابلہ میں کوئی اہمیت وحیثیت نہیں وہ اپنی منفرد تحقیق پر اپنے دل میں ہی خوش ہو سکتے ہیں اور شہزادۂ اعلیٰحضرت وخلفاء اعلیٰحضرت کا فتوی اعلیٰ حضرت کا فتوی کیوں نہ ہو جبکہ مجدد دین وملت حضور پرنور اعلیٰحضرت امام اہلسنت قدس سرہ العزیز نے ۱۳۳۹ھ میں مستقبل کے حالات کو بھانپ کر بریلی شریف میں دار القضا خود قائم فرمادیا تھا جسمیں صدر الصدور، صدر الشریعت، فقیہ اعظم علامہ محمد امجد علی اعظمی رضوی کو قاضی شرع پورے ہندوستان بھر کیلئے (بشمول پاک وہند وبنگلہ دیش) اور حضور مفتی اعظم وحضور برہان ملت مفتی اعظم جبل پورے قدس سرہا کو معاون اور مفتی شرع مقرر فرمادیا تھا اور ان سب کے مبارک ہاتھوں کو اپنے مقدس دست مبارک لیکر ان کے فتوی ان کے فیصلہ کو پورے ہندوستان بھر کیلئے واجب العمل قرار دے دیا تھا (دیکھو فتاوی امجدیہ جلد اول ماہنامہ اشرفیہ صدر الشریعہ نمبر، اکرام امام احمد رضا، تذکرہ محدث اعظم پاکستان، جلد اول، تذکرۂ برہان ملت، مفتی اعظم اور ان کے خلفاء، معارف شارح بخاری وغیرہ کتب)

لہٰذا ماننا پڑے گا شہزادہ اعلیٰحضرت اور خلفاء اعلیٰحضرت اور دار القضاء کیلئے مقرر کیے گئے قاضی شرع ومفتیان شرع کے فتاوی فی الحقیقت اعلیٰحضرت ہی کے فتاوی مبارکہ ہیں اور ان سے انحراف وعدول کی گنجائش نہیں تحقیق کے نام پر خلفشار کی بنیاد نہیں رکھنی چاہیے ورنہ جماعت کا شیرازہ بکھر جائے گا۔

حضور سیدنا مفتی اعظم علیہ الرحمۃ الرضوان کی عظمت اور جلالت شان کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ بحر علم و تحقیق تاجدار مسند تدریس حضور محدث اعظم پاکستان علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد قدس سرہ العزیز بایں علم و فضل حضور سیدنا مفتی اعظم قبلہ قدس سرہ کی طرف رجوع کرتے تھے حضرت ممدوح مکرم اصول و فروعات میں مجدد اعظم سرکار اعلیحضرت کے مسلک حق پر تھے اور فی الحقیقت اس خطۂ پاکستان میں سرکار اعلیحضرت کے جانشین اور سچے نائب تھے ایک بار غالبًا ۱۹۵۸ھ میں فقیر کے استفتاء پر سیدنا مفتی اعظم علیہ الرحمۃ کا ایک فتوی "علیہ السلام کے اطلاق کے متعلق" فقیر کے نام آیا تھا جو اب بھی موجود و محفوظ ہے فقیر نے صبح نماز فجر کے بعد حضور سیدنا محدث اعظم پاکستان مولانا علامہ محمد سردار احمد صاحب قبلہ کو دکھایا آپ نے سیدنا مفتی اعظم کی تحریر شریف پہچان کر فورًا (فقیر مصطفے رضا قادری غفرلہٗ) دستخط مبارک کو چوم لیا آنکھوں سے لگایا۔ ایک بار فقیر نے عرض کیا حضور آپ سرکار مفتی اعظم علیہ الرحمۃ کو پاکستان بلائیں حضرت سیدی محدث اعظم کے چہرہ پاک کی جو حالت اس وقت تھی نا قابل بیان ہے ایک خاص کیفیت کے ساتھ فرمایا وہ شہزادۂ اعلیحضرت ہیں۔ وہ مفتی اعظم ہیں۔ وہ فوٹو کھنچوا کر، تصویریں بنوا کر کب تشریف لاتے ہیں۔

پاکستان میں ایک بار غالبًا ۱۹۶۱ء میں اہلسنت کے مشہور و ممتاز محبوب رسالہ رضائے مصطفے چوک دارالسلام گوجرانوالہ میں پاسبان مسلک اعلیحضرت فاضل محقق حضرت علامہ ابوداؤد مولانا مفتی محمد صادق صاحب۔ قادری رضوی مدظلہ کا ایک فتوی سیدنا صدیق اکبر عتیق اطہر رضی اللہ تعالی عنہ پر سیدنا جبرئیل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم کی افضلیت پر چھپا تھا جسمیں منکر افضلیت کی تکفیر کی گئی تھی یہاں کے چند علماء نے اس سے اختلاف

کیا۔ نائب محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد صاحب، مفسر قرآن، شیخ الحدیث علامہ عبد المصطفی ازہری امجدی، علامہ غلام علی اوکاڑوی، علامہ سید محمود رضوی، فقیہ العصر مفتی محمد اعجاز ولی الرضوی وغیرہ علماء و مسلمہ مفتیان کرام سے تائید حاصل کر لی۔ مگر دوسری طرف کے چند حضرات نے پھر بھی اختلاف کیا یہاں حضرت علامہ مولانا پیرزادہ حافظ سید مراتب علی شاہ صاحب فاضل جامعہ رضویہ لائل پور تلمیذ خاص محدث اعظم پاکستان بریلی شریف میں حاضر ہوئے اور اس پر فیصلہ کن شرعی فتوی حاصل کیا۔ سیدنا حضور مفتی اعظم قبلہ کا قافلہ دار الخیر اجمیر شریف جا رہا تھا حضور مفتی اعظم قبلہ علیہ الرحمۃ مولانا سید مراتب علی شاہ صاحب کو بھی اپنے ہمراہ اجمیر شریف لے گئے۔ جہاں پر رضوی منزل میں موجود اکابر علماء اہلسنت، مفتیان شریعت، حضور سیدنا برہان ملت جبل پوری، فاضل جلیل علامہ حسنین رضا خاں صاحب علیہما الرحمۃ، مجاہد ملت مولانا شاہ محمد حبیب الرحمن الہ آبادی، دھام نگری علیہ الرحمۃ اور بہت سے علماء کرام نے حضرت علامہ ابو داؤد مولانا مفتی محمد صادق صاحب کے فتوی کی تائید و تصدیق فرمائی جب علامہ حافظ سید مراتب علی شاہ صاحب یہ فتوی لیکر جامعہ رضویہ مظہر العلوم لائل پور (فیصل آباد) واپس آئے حضور سیدی محدث اعظم کو پیش کیا تو حضرت محدث اعظم پاکستان نے سرکار سیدنا مفتی اعظم قبلہ کے فتوی اور دستخط مبارک کو چوم لیا آنکھوں سے لگایا اور فرمایا ''مولانا محمد صادق صاحب کی عید ہوگئی۔'' ان واقعات سے معلوم ہوا کہ حضور سیدنا محدث اعظم پاکستان قدس سرہ کی مبارک نظر میں سیدنا مفتی اعظم کی شخصیت اور آپ کے فتوی مبارکہ کی کیا قدر تھی اس سے ملتا جلتا ایک اور واقع ہے ایک بار بریلی شریف سے سیدنا محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ کا ایک بڑا ہی روح پرور مکتوب آیا تھا جس میں

محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمہ کو بہت بہت دعائیں دی تھیں، تو دیکھا گیا کہ حضور مفتی اعظم قبلہ کا یہ مکتوب گرامی اپنے دارالمطالعہ (کتب خانہ) میں تنہا بیٹھ کر بڑے کیف وسرور اور ایک خاص روحانی کیفیت سے پڑھ رہے ہیں، کبھی اس مکتوب کو اپنا عمامہ اٹھا کر سر پر رکھتے ہیں، کبھی کرتے کا دامن اٹھا کر سینہ سے لگاتے ہیں، کبھی چوم کر آنکھوں سے لگاتے ہیں اور زار و قطار رو رہے ہیں، چشمان مبارک سے آنسوؤں کا آبشار پھوٹ پڑا ہے۔ ڈرتے ڈرتے عرض کیا حضور یہ کیا ہے۔ بڑے ہی والہانہ انداز میں فرمایا یہ میرے حضور مفتی اعظم قبلہ کا مکتوب گرامی ہے یہ شہزادۂ اعلحضرت کا ملفوظ سامی ہے سیدی اور سندی حضور محدث اعظم پاکستان علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد صاحب قدس سرہ کے نام شفقت ومحبت سے بھرپور خطوط آتے رہتے تھے۔ حضور سیدنا مفتی اعظم کو سیدنا حضور محدث اعظم پاکستان سے کتنی محبت تھی اور آپ کے وجود باجود کو سیدنا مفتی اعظم کس قدر غنیمت جانتے تھے اس کا اندازہ درج ذیل چند اہم خطوط سے ہوتا ہے کیا حسین اور دلربا انداز تخاطب تھا۔

ولدالاعز مولانا الاوحد الاسد الاسعد الارشد سعادت مآب مولوی محمد سردار احمد صاحب ۔۔۔۔۔۔ السلام علیکم ۔۔۔ مولانا برہان الحق عبدالباقی جبل پوری سے آپ کی خیریت دریافت کی تھی انہوں نے کہا تھا کمزور ہو گئے ہیں اور بال سفید ہو گئے ہیں مولی تعالیٰ آپ کو قوت بخشے اور آپ کے فیض سے اہلسنت کو بہت بہت دیر تک، عرصہ دراز دارز تک مستفید رکھے لائل پور جو کبھی وہابیوں کا گڑھ سنا گیا تھا بڑی مسرت ہوئی وہ لائل پور بفضلہ تعالیٰ آپ کے دم قدم کی برکت سے سنیوں کا گویا مرکز بن چکا ہے میں پہلے بھی سنتا رہا تھا مگر جناب حوالدار (محمد حسین صاحب) کے بیان سے اس کی تفصیلی

تصدیق ہوئی خدا آپ کو بہتر سے بہتر جزاء عطا فرمائے آمین فقیر مصطفیٰ رضا قادری غفرلہٗ ۹ رجب ۱۳۷۶ھ

ایک اور مکتوب میں سیدنا مفتی اعظم حضور محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ کو تحریر فرماتے ہیں:

۔۔۔۔السلام علیکم۔آپ کے خط نے علالت کا حال پھر مولانا عبدالقادر صاحب (احمد آبادی) سے معلوم ہوا کہ آپ ضعیف ہو گئے ہیں مولیٰ تعالیٰ آپکو صحت وقوت عطا فرمائے اور عرصۂ دراز تک مدت مدید تک آپ کو بصحت وقوت ہزاراں ہزار خدمات دین کی انجام دہی کے لئے زندہ وسلامت باکرامت رکھے آپ کے فیوض سے مسلمانوں کو مالا مال فرمائے آپ کے زیر اہتمام وسرپرستی مدرسہ (جامعہ رضویہ) مظہر اسلام (لائل پور) کو بیش از بیش ترقیاں بخشے آپ کے اس سرچشمۂ فیوض وعلوم وعمل صالح سے مسلمانوں کو مستفیض فرماتا رہے آمین اپنی خیر وعافیت اور اپنے متعلقین اور احباب کی خیر وعافیت سے مطلع فرماتے رہا کیجئے والسلام۔۔۔فقیر مصطفیٰ رضا قادری غفر لہٗ ۲۴ ذی قعدہ ۱۳۷۲ھ ۱۹۵۲ء

ایک اور تیسرے مکتوب گرامی میں سرکار سیدنا مفتی اعظم قبلہ رقمطراز ہیں

۔۔۔السلام علیکم۔۔۔۔آپ کے مدرسہ اور خدمات دینی کا حال ہر آنے والے سے معلوم ہوتا رہا ماشاء اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ مولیٰ تعالیٰ آپ کے فیض کو اور زیادہ سے زیادہ کرے اور دارین کی نعمتوں، برکتوں سے آپ کو مالا مال کرے اور بہت بہت ترقیاں ہر قسم کی دینی ودنیوی نصیب فرمائے۔۔اپ کی خدمات دین کو شرف قبول بخشے اور بیش از بیش توفیق خیر دے اور آپ کو اس فقیر گناہ گار، عصیاں کار کیلئے سرمایہ نجات

بنائے آپ کی دینی خدمات سن سن کر دل باغ، باغ ہے۔

والسلام فقیر مصطفےٰ رضا قادری ۱۶ شوال المکرم ۱۳۷۷ھ

سیدنا سرکار مفتی اعظم علیہ الرحمۃ کے یہ دو روح پرور سراپا شفقت و عنایات مکتوبات عالیہ ہیں۔ جنہیں پڑھکر حضور محدث اعظم روتے آنکھوں اور سینہ مبارکہ سے لگا کر چومتے تھے اور ہر دم بریلی شریف کی یاد میں گم رہتے تھے۔

مفتی اعظم رضی اللہ عنہ، قطب مدینہ رضی اللہ عنہ کی نظر میں:

فقیر راقم الحروف (محمد حسن علی الرضوی میلسی) کو حاضری سرکار اعظم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ کے مبارک ایام میں قطب مدینہ شیخ العرب والعجم مولانا ضیاء الدین قادری مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح عمری حیات طیبہ کی تصحیح کرنے اور تقدیم لکھنے سعادت نصیب ہوئی۔ حضرت قطب مدینہ ایک نامور مستند عالم دین زبردست محدث وفقیہ تھے بایں جلالت شان جب کبھی فتویٰ کی ضرورت ہوتی تو اپنے خدام و احباب کو فرماتے "شاہزادے میاں حضرت مفتی اعظم کو بریلی شریف لکھے۔"

حضرت مفتی اعظم دامت برکاتہم العالیہ سے فتویٰ منگوایئے ایک بار ایک محفل میلاد میں سیدی حضور مفتی اعظم اور حضور قطب مدینہ دونوں رونق افروز تھے کسی نے حضور قطب مدینہ مولانا ضیاء الدین علیہ الرحمہ سے بیعت ہونے کی درخواست کی، سخت کبیدہ خاطر ہوئے فرمایا "شہنشاہ (مفتی اعظم) کے ہوتے ہوئے مجھے طالب ہوتے ہو، اسے سرکار سیدنا مفتی اعظم علیہ الرحمۃ سے بیعت کرایا۔

حضور قطب مدینہ، مدینہ طیبہ بارگاہ اقدس سے باہر تشریف نہ جاتے تھے کہ کب کہاں مدینہ طیبہ سے باہر انتقال نہ ہو جائے۔ حضور مفتی اعظم قدس سرہ کی حاضری

حرمین طیبین کے موقعہ پر آپ کے استقبال کیلئے جدہ شریف تشریف لائے یہ ہمارے حضور مفتی اعظم قبلہ کا خصوصی ہے اس سے اندازہ فرمائے قطب مدینہ کی نظر میں سرکار مفتی اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کیا مقام اور کیا عظمت ہے۔ حضرت نے آپ کو مفتی اعظم ہی کہا کبھی مفتی اعظم ہند تک محدود مختص نہ کیا۔

صدر الصدور، صدر الشریعۃ:

مولانا شاہ محمد امجد علی اعظمی رضوی قدس سرہٗ اہلسنت کے عبقری مدرس، علی الاطلاق صدر المدرسین اور استاذ الاساتذہ ہیں ان کی مبارک تحریروں میں بھی حضرت مفتی اعظم کا لفظ ہی ملتا ہے محض مفتی اعظم ہند کبھی نہ لکھا۔ جب حضور سیدی وسندی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ دار العلوم مظہر اسلام بریلی شریف میں صدر المدرسین و شیخ الحدیث تھے۔ ان کے ایثار و خلوص سے متاثر ہو کر حضور مفتی اعظم نے طلباء و مدرسین کے سارے اخراجات اپنے ذمہ لے لئے تھے اس سلسلہ میں ہزاروں کے مقروض بھی ہو گئے تھے۔ آپ کی دو کانیں بھی رہن رہن ہو گئیں تھی۔ حضور صدر الشریعۃ اپنے صاحب ثروت کاٹھیاواری میمن سیٹھ صاحبان کے ہمراہ عرس رضوی کے موقعہ پر آستانہ عالیہ رضویہ بریلی شریف حاضر ہوئے اور حضرت صدر الشریعہ نے اپنے مرید سیٹھ صاحبان نے فرمایا حضرت مفتی اعظم صاحب کو نذر پیش کریں سب لوگوں نے نذرانے پیش کئے۔ اور حضرت مفتی اعظم بار قرض سے سبکدوش ہوئے یہاں اس موقعہ پر بھی حضرت صدر الشریعت مطلقاً مفتی اعظم کا لقب استعمال فرمایا ہند نہ کہا اور کیوں نہ ہو آپ مفتی اعظم عالم تھے فقہ و افتاء میں اپنی نظیر اپنا ثانی نہ رکھتے تھے۔

برصغیر کے اکابر علماء و سیدنا امام حجۃ الاسلام:

۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۷ھ اگست ۱۹۶۸ء آستانہ عالیہ رضویہ بریلی شریف کے عظیم

اجتماع جسمیں لنکا، بنگال، بہار، پنجاب، ممبئ، گجرات، کاٹھیاواڑ، گونڈل، مدراس، یوپی، سی پی، راجپوتانہ، سندھ، سرحد کے جلیل القدر علماء و اکابر عمائدین شامل تھے۔ اس اجلاس میں حضرت علامہ مولانا مفتی الشاہ مصطفےٰ رضا خاں قدس سرہٗ کو مفتی اعظم صدر العلماء کہا اور لکھا گیا بلکہ شہزادۂ اکبر سرکار اعلحضرت شیخ الانام سیدنا امام حجۃ الاسلام جمال الاولیاء مولانا شاہ محمد حامد رضا خان صاحب قبلہ سرہ العزیز کے حکم سے اجلاس میں جو تجاویز پاس ہوئیں تجویز نمبر ۳ میں حضور مصطفےٰ میاں نوری قدس سرہ کو صدر العلماء اور مفتی اعظم لکھا گیا ہے۔ (اخبار دبدبہ سکندری رام پور، شمارہ ۹، جلد ۶۶، صفحہ ۶، مجریہ ۲۰ اگست ۱۹۲۸ء) حضور سیدنا حجۃ السلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خاں صاحب قبلہ قدس سرہ خود زبردست فقیہہ و محدث بلند پایہ مفتی تھے اور حضور سیدنا مفتی اعظم قبلہ کے استاد محترم بھی تھے۔ مگر اپنی دیگر دینی، مذہبی، روحانی معروفیات کے سبب آنے والے سوالات و استفتاء اپنے برادر اصغر حضور مفتی اعظم قبلہ قدس سرہ کے پاس جواب کیلئے بھیجتے تھے متعدد کتابوں میں اس کے شواہد موجود ہیں۔

سرکار اعلحضرت و صدر الافاضل:

حضرت مولانا مفتی محمد مبین الدین محدث امروہوی شیخ التفسیر و الحدیث جامعہ نعیمیہ مرادآباد علیہ الرحمۃ رقم طراز ہیں "ایک موقع پر صدر الافاضل فخر الاماثل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمۃ الرضوان کی مجلس میں معاصرین کا تذکرہ ہورہا تھا اسمیں اعلحضرت قدس کے شہزادہ اصغر کو بدر الشریعۃ والطریقۃ حضرت مولانا محمد مصطفےٰ رضا خان صاحب نوری مفتی اعظم کہا گیا مجلس میں ایک صاحب نے اعتراضاً کہا وہ مفتی اعظم کب سے اور کیسے ہوگئے؟ صدر الافضل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ تو اپنے پیر و مرشد

اعلحضرت قدس سرہ سے پوچھو کہ جب ان کی حیات میں ان کے فرزند جلیل حضرت مولانا مصطفیٰ رضا نوری دام مجدہٗ کو مفتی اعظم کہا گیا۔ تو اعلحضرت قدس سرہٗ نے کیوں اور کیسے برقرار رکھا صدرالافاضل کے اس جواب پر وہ معترض خاموش ہوگئے۔ (کتاب مفتی اعظم اوران کے خلفاء)

نوٹ: یہاں یہ بات یادرکھنا اہم وضروری ہے کہ مرادآباد، بدایوں، اجمیر شریف کی سنی کانفرنسوں کے پوسٹروں، اشتہاروں میں بھی آپ کو مفتیِ اعظم لکھا جاتا تھا اور جامعہ نعیمیہ مرادآباد کے سالانہ جلسوں کے پوسٹروں میں اور آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس کے پوسٹروں میں بھی آپ کو مفتیِ اعظم لکھا جاتا رہا ہے۔ حضرت صدرالافاضل مولانا محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۹۴۶ء میں آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس میں شرکت کا جو دعوت نامہ امام اہلسنّت حضرت قبلہ محدث اعظم پاکستان علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد قدس سرہٗ کو ارسال فرمایا تھا اس میں خاص صدرالافاضل کے اپنے دست مبارک سے اپنے قلم حضرت مولانا شاہ علامہ مصطفیٰ رضا خان صاحب قدس سرہٗ مفتیِ اعظم لکھا ہے (کتاب محدث اعظم پاکستان و کتاب مفتیِ اعظم اوران کے خلفاء)

خلیفۂ اعلحضرت، مفتیِ اعظم پاکستان مولانا ابوالبرکات سید احمد قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ کے زیر اہتمام دارالعلوم حزب الاحناف لاہور کے پوسٹروں میں اور علامہ ابولبرکات سید احمد علیہ کی زیر سرپرستی چھپنے والے پندرہ روزہ رضوان لاہور میں آپ کو مفتیِ اعظم لکھا جاتا رہا۔ بلکہ ایک بار حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری رضوی شیخ الحدیث دارالعلوم حزب الاحناف لاہور علیہ الرحمۃ نے حضرت قبلہ مفتی اعظم علیہ الرحمۃ سے ضلع جہلم میں دیوبندیوں وہابیوں سے مناظرہ کیلئے محدث اعظم کو طلب کیا اور حضور

مفتی اعظم کو جو دعوت نامہ ارسال کیا اس میں مفتی اعظم، مفتی ہندوستان تحریر کیا تھا حضرت علامہ ابو البرکات علیہ الرحمہ مسلک اعلیحضرت پر سختی سے پابند تھے جب لائلپور (فیصل آباد) میں جامعہ قادریہ رضویہ قائم کیا گیا تو مدرسہ کے افتتاحی جلسہ میں علامہ ابوالبرکات سید احمد قبلہ قدس سرہٗ بھی تشریف لائے تھے۔ اس موقعہ پر مولانا سید زاہد علی شاہ رضوی پیلی بھیتی نے دعوت کی تھی واپسی پر تانگہ میں فقیر راقم الحروف اور سید ابوالبرکات صاحب سوار تھے۔ بار بار بڑے عقیدت بھرے والہانہ انداز میں سرکار مفتی اعظم قدس سرہ تذکرہ فرمارہے تھے۔ فرماتے اب حضرت مصطفےٰ میاں کی زیارت کیسے کریں پاسپورٹ پر فوٹو کی پابندی لازمی ہے اب مفتی اعظم کی زیارت کیسے کریں۔ فقیر نے کہا گورنر امیر محمد خاں آپ کے عقیدت مند ہیں بغیر فوٹو پاسپورٹ بنوائیں فرمایا یہ حکومت کا معاملہ ہے۔

محدث امروہوی رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت علامہ مولانا قاری سید محمد خلیل الکاظمی محدث امروہوی رحمۃ اللہ علیہ اہلسنت کے ممتاز حضرت عالم دین تھے ان کے مختلف مسائل پر کافی خطوط اور فتاوی فقیر راقم الحروف محمد حسن علی رضوی کے پاس محفوظ ہیں رویت ہلال کے سلسلہ میں اگر سنی قاضی القضاۃ خود ریڈیو، ٹیلی ویژن پر اعلان کرے تو بھی شرعاً ناقابل اعتبار ہے لاؤڈ اسپیکر پر نماز خلاف سنت اور بدعت ہے سیدنا جبریل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم رسل ملائکہ سے ہیں سیدنا جبرئیل علیہ السلام پر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فضیلت دینے والے کی تکفیر صحیح ہے تجدید ایمان تجدید نکاح ضروری ہے وغیرہ وغیرہ بہت سے مسائل پر ان کے فتاوی موجود ہیں۔ خاص بات یہ کہ اکثر خطوط اور فتاوی میں یہ لکھا ہے کہ بریلی شریف

حضرت مفتی اعظم دامت برکاتہم کی خدمت میں استفسار کر کے تصحیح فرمالیں یعنی حضرت محدث امروہی علیہ الرحمہ بھی سرکار مفتی اعظم کو مفتی اعظم مانتے تھے اوران کے فتوی کو حرف آخر سمجھتے تھے۔ خانقاہ عالیہ رضویہ آستانہ عالیہ اعلٰحضرت کا اتنا ادب واحترام کہ امروہہ سے ٹرین پر سوار ہوکر بریلی شریف اسٹیشن پراترتے اوراپنی پٹلیا ہاتھ میں لیکر آستانہ اعلٰحضرت تک پیدل چل کر حاضر ہوتے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

امام المتکلمین محدث اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ

مولانا علامہ ابوالحامد سید محمد اشرفی جیلانی محدث اعظم کچھوچھوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت اور جلالت شان سے کون واقف نہیں حضرت مخدوم بھی مسلک اعلٰحضرت، گہرے رضوی رنگ میں رنگے ہوئے تھے سیدنا سرکار مفتی اعظم کی شخصیت مقدسہ کی عظمت اور مفتی اعظم کی فقہی بصیرت اور شان افتاء کا اظہار اس سے ہوتا ہے کہ لاؤڈ اسپیکر پر نماز کے مفسد و ناجائز ہونے پر حضور مفتی اعظم علیہ الرحمۃ کے فتوی مبارکہ پر بدیں الفاظ تائید وتصدیق فرماتے ہیں۔ ھذا حکم العالم المطاع وما علینا الا الا تباع یہ ایک ایسے عالم مطاع کا فتوی ہے جن کے حکم کی اطاعت کی جاتی ہے۔ اطاعت کے بغیر چارہ نہیں۔ "ماہنامہ سنی" لکھنو میں کل ہند جماعت رضائے مصطفٰے کے زیر اہتمام کانفرنس کی روائداد شائع ہوئی تھی محدث اعظم ہند کچھوچھوی قدس سرہ العزیز نے اپنے خطبہ صدارت میں ارشاد فرمایا "یہ مجھ سے ناانصافی اور مجھ پہ زیادتی ہے کہ صدارت کیلئے میرا نام تجویز کیا گیا عین ممکن تھا کہ میں منتظمین کانفرنس کے اس اقدام پر واک آوٹ کر جاتا مگر کیا کروں اس عظیم وجلیل شخصیت نے مجھے کل ہند جماعت رضائے مصطفٰے کا صدر بنایا ہوا ہے جن کا علم سے بڑھکر عمل فتوی سے بڑھکر تقوی ہے

۔۔۔۔بے ساختہ زباں سے نکل جاتا ہے مصطفےٰ رضا اور زبان ہزاروں برکتیں لینے لگتی ہیں

،،ملخصاً۔

استاذالاساتذہ علامہ شاہ رحم الٰہی منگلوری قدس سرہ:

سیدنا اعلحضرت اپنے فرزند دلبند مفتی اعظم کی ولادت باسعادت کے بعد جب مار ہرہ مطہرہ سے بریلی شریف رونق افروز ہوئے تو سب سے پہلی مبارک باد علامہ شاہ رحم الٰہی صاحب علیہ الرحمۃ نے دی اور عرض کیا بغیر کسی کوشش کے شہزادہ کی ولادت کی تاریخ زبان پر آ گیا طیب دین ابن مجدد اعظم ۱۳۱۰ھ

مولانا علامہ سید بشیر احمد علی گڑھی:

حضرت علامہ سید بشیر احمد علی گڑھ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی زبردست ذہانت، بصیرت وفراست اور قوت حافظہ کو دیکھ کر فرمایا ''آپ میں یہ صلاحیت ہونا ہی چاہیے آپ پر غوث اعظم کا سایۂ رحمت ہے''

اختصار ملحوظ اور طبیعت مسلسل ناساز ہے ورنہ مزید پندرہ، بیس اکابر امت کے ارشادات وفرمودات نقل کئے جاسکتے تھے۔

نوٹ: سیاسی صلح کلی گول مول اتحادی مولویوں کے تاثرات محض اس لئے نقل نہ کئے کہ وہ خود حضور مفتی اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فتاویٰ مبارکہ اور مقدس طرز عمل ونصب العین پر پابند نہیں رہے۔ فقیر ۱۴۰۱ھ ربیع الاخر میں آخری زیارت وملاقات سے شرف ہوا۔ ۱۴ محرم ۱۴۰۲ھ ۱۲ نومبر ۱۹۸۱ء یہ آفتاب عالم تاب غروب ہوا

زمین ہند میں تھی آخری صورت یہ نورانی

فقیر محمد حسن علی رضوی

خلفاء و تلامذہ:

حضور سیدنا مفتی اعظم قبلہ قدس سرہ کے مریدین کی تعداد بفضلہ تعالیٰ ایک کروڑ سے متجاوز ہے۔ جہاں تشریف لے جاتے گاؤں کے گاؤں پلٹ پڑتے اور سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ میں داخل ہونے کا شرف حاصل کرتے ایسا فقید المثال استقبال کسی شہنشاہ وقت کا بھی نہ ہوتا جیسا سرکار سیدنا مفتی اعظم قبلہ کا ہوتا۔ آپ کے خلفاء اور تلامذہ اور پھر تلامذہ در تلامذہ کا شمار نہایت مشکل ہے۔ برصغیر ہند و پاک، بنگلہ دیش کے علاوہ ممالک اسلامیہ بلاد عربیہ، افریقہ، مغربی یورپ اور مختلف ایشیائی ممالک میں آپ کے خلفاء و تلامذہ اسلام وسنیت کی گراں قدر علمی وروحانی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

چند بزرگ ترین خلفاء و تلامذہ کے اسماء گرام درج ذیل ہیں۔

(۱) نائب اعلیحضرت محدث اعظم پاکستان علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد بریلوی قدس سرہ

(۲) مظہر اعلیحضرت شیر بیشۂ اہلسنت مولانا حشمت علی خاں صاحب رضوی قدس سرہٗ ان دونوں بزرگوں کو سیدنا شیخ الانام امام حجۃ الاسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خاں صاحب صدر الصدور صدر الشریعہ مولانا محمد امجد علی صاحب اعظمی قدس سرہ سے بھی اجازت وخلافت اور شرف تلمذ حاصل ہے۔

(۳) مفسر اعظم نبیرۂ اعلیحضرت مولانا شاہ محمد ابراہیم رضا خان جیلانی میاں الرحمۃ (۴) حضرت علامہ مولانا غلام جیلانی اعظمی (۵) حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی (۶) حضرت علامہ مولانا بدرالدین احمد گھورکھپور (۷) حضرت علامہ مفتی غلام محمد رضوی ناگپور (۸) حضرت علامہ عبدالمصطفی ازہری (۹) حضرت علامہ مفتی وقارالدین (۱۰) حضرت علامہ مفتی محمد اعجاز ولی الرضوی (۱۱) حضرت علامہ قاری محمد مصلح الدین

صدیقی (۱۲) حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں صاحب (۱۳) حضرت علامہ سیدنا ڈاکٹر امین میاں (۱۴) حضرت علامہ مفتی مولانا ابوالشاہ محمد عبدالقادر قادری رضوی (۱۵) حضرت علامہ مولانا محمد معین الدین شافعی (۱۶) حضرت علامہ قاری محبوب رضا خان صاحب بریلوی (۱۷) حضرت علامہ مولانا محمد مشاہد رضا خاں پیلی بھیتی (۱۸) حضرت مولانا منصور علی خاں صاحب مدن پورہ ممبئی (۱۹) حضرت علامہ مبین الدین امروہی (۲۰) حضرت علامہ مولانا ریحان رضا خاں صاحب بریلوی (۲۱) حضرت علامہ مفتی عبدالقیوم ہزاروی رضوی صاحب (۲۲) حضرت علامہ مولانا محمد سبحان رضا خاں صاحب سبحانی (۲۳) حضرت علامہ مولانا توصیف رضا خاں صاحب (۲۴) حضرت علامہ محدث کبیر مولانا ضیاء المصطفیٰ اعظمی (۲۵) حضرت علامہ بہاء المصطفیٰ اعظمی (۲۶) مجاہد ملت حضرت علامہ محمد حبیب الرحمن رئیس اعظم اڑیسہ (۲۷) حضرت علامہ صاحبزادہ عبدالحفیظ صاحب مبارکپوری (۲۸) حضرت علامہ مفتی محمد حسین صاحب سکھروی (۲۹) حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم خوشتر (۳۰) حضرت علامہ سید الشاہ تراب الحق قادری رضوی (۳۱) حضرت علامہ مفتی محمد اعظم رضوی بریلوی (۳۲) حضرت علامہ مولانا تحسین رضا خاں صاحب بریلوی (۳۳) حضرت علامہ حبیب رضا خاں بریلوی (۳۴) حضرت علامہ مولانا فضل الرحمٰن قادری رضوی مدنی (۳۵) فقیر راقم الحروف محمد حسن علی قادری رضوی بریلوی (۳۶) عزیزی مولوی سردار احمد رضا مشرف القادری (۳۷) عزیزی مولوی انوار احمد رضا مصطفوی سلی وغیرہ

ان کثیر التعداد مقتدر و مؤقر خلفاء و تلامذہ سے مؤدبانہ معذرت جن ہزاروں بزرگوں کے اسماء گرامی لکھنا فقیر کی قوت رقم و تحریر سے باہر تھا جن کا احاطہ وادراک کرنے سے قلم و دماغ و یادداشت قاصر و عاجز ہے۔

ایک نا قابل فراموش یادگار ملاقات:

فقیر رقم الحروف محمد حسن علی الرضوی کو بفضلہ تعالیٰ ۹ بار بریلی شریف حاضری کا شرف حاصل ہے حضور سیدنا مفتی اعظم قبلہ قدس سرہ کے عہد حیات ظاہری میں آخری بار ۱۹۸۱ء میں حاضر ہوا اور شرف زیارت سے مشرف ہوا۔ اس حاضری کا ایک ایک واقعہ لوح قلب پر نقش ہے۔ فقیر ربیع الاخر میں علی الصبح پنجاب میل سے بریلی شریف حاضر ہوا ٹرین سے اترا تو متعدد رکشہ والوں نے استقبال کیا اعلیٰحضرت کے ہاں جائینگے۔ بڑے مولانا صاحب کے ہاں جائینگے۔ عرض کیا "کیا لو گے" کہنے لگے "ارے آپ اعلیٰحضرت کے یہاں جارہے ہیں جو مرضی دے دینا" رکشہ پر سوار ہوا سامان رکھا محلہ خواجہ قطب کے راستے محلہ سوداگراں پہنچا وہیں سے کچھ طلباء کچھ صاحب حضرت مولانا علامہ ریحان رضا خان صاحب تلمیذ محدث اعظم پاکستان مہتمم جامعہ رضویہ منظر الاسلام بریلی شریف کے دولت کدہ پر لے گئے سب سے پہلے حضرت خطیب ایشیا و یورپ مولانا محمد توصیف رضا خاں صاحب سے ملاقات ہوئی اور پھر ان کے والد گرامی مولانا علامہ ریحان رضا خان صاحب رحمانی میاں علیہ الرحمۃ سے یہ حضرت پہلے سے متعارف تھے بریلی شریف کے شایانِ شان زبردست ناشتہ کرایا اور پھر حضرت علامہ ریحان رضا خان صاحب اپنے ہمراہ منظر الاسلام کے دفتر میں لے گئے۔ اور خانقاہ عالیہ رضویہ کی زیارت کرائی اور خانقاہ عالیہ رضویہ کی بلائی منزل پر افریقی رضوی ہوسٹل کا ایک کمرہ عطا فرمادیا گیا اور بتایا گیا کہ سرکار مفتی اعظم نماز ظہر کی جماعت کے وقت تشریف لائیں گے۔ یہ لمحات فرحت و مسرت سے بھرپور و معمور تھے کچھ دیر آرام کے بعد تازہ وضو و غسل کیا لباس تبدیل کیا تو نماز ظہر کی اذان ہوگئی اور فوراً ہر طرف سے یہ دلنواز صدائیں آنے لگیں سرکار تشریف لے آئے، حضرت تشریف لے آئے۔ اور زائرین اپنے اپنے

کروں سے بے تابانہ مسجد رضا کی طرف لپکے فقیر بھی خوشگوار اور روحانی جذبات کے ساتھ باچشم نم حاضر ہوا حضور سیدنا مفتی اعظم قبلہ قدس سرہٗ مسجد رضا کے خانقاہ رضویہ کے بالمقابل شمالی دروازہ پر بیٹھ کر وضو فرمارہے تھے اور ایک ایک عضو کو خوب اچھی طرح مل مل کر بار بار پانی بہار ہے تھے وضو میں کسی کی مدد و معاونت نہیں لے رہے تھے خدا جانے چشم زدن میں کہاں سے اتنی مخلوق خدا جمع ہوگئی زائرین وضو کا پانی طشت پیالوں مختلف برتنوں میں لوٹ رہے تھے بطور تبرک وضو کا پانی بوتلوں میں بھر رہے تھے اور حضرت سخت کبیدہ خاطر ہو رہے تھے بار بار ولاحول ولاقوۃ پڑھتے اور فرماتے میں کیا ہوں؟ مجھے کیا سمجھ لیا ہے؟ یہ انکساری اور بے نفسی، سبحان اللہ وضو فرمانے کے بعد حاضرین وزائرین نے مصافحہ اور دست بوسی کا شرف حاصل کیا فقیر نے بھی مصافحہ اور دست بوسی کا شرف حاصل کرتے وقت عرض کیا کہ پاکستان سے حاضر ہوا ہوں محدث اعظم پاکستان کا سگ دربار ہوں بڑے والہانہ شفقت بھرے انداز میں فرمایا مولانا (محدث اعظم پاکستان) بخیریت ہیں یہ حضرت کے ضعف نقاہت واستغراق کا دور تھا مولانا سردار احمد صاحب خیریت سے ہیں بار بار پوچھتے روز فقیر عرض کرتا آپ کی دعاؤں کا صدقہ ہے یہ فقیر کو بریلی شریف جاتے وقت مولانا مفتی تقدس علی خان صاحب علیہ الرحمۃ نے بتادیا تھا کہ وہ جاتے ہی آپ سے محدث اعظم پاکستان کے بارے میں پوچھیں گے یہ نہ کہنا کہ وصال ہوگیا رحلت فرماگئے یہ سنکر حضرت رونا شروع کر دیتے ہیں روتے رہتے ہیں اس لئے حضور مفتی اعظم کے اس ارشاد پر کہ مولانا سردار احمد صاحب بخیریت ہیں یہ جواب عرض کیا ”آپ کی دعاؤں کا صدقہ ہے“۔ فقیر جتنے دن بریلی شریف حاضر رہا حضور مفتی اعظم قبلہ اور علامہ محمد ریحان رضا خان رحمانی میاں علیہ الرحمۃ کے دولت کدہ سے برابر کھانا آتا رہا۔ نماز عصر کے وقت حضرت پھر مسجد میں نماز باجماعت کی ادائیگی کیلئے

تشریف لائے عوام کا وہی ہجوم نماز سے فارغ ہو کر واپس اپنے دولت کدہ پر جا رہے تھے بہت لوگ مصافحہ دست بوسی سے مشرف ہو رہے تھے لوگ نذرانے پیش کرتے فرماتے کیا ضرورت ہے میں نے قبول کیا اب آپ میری طرف سے قبول کریں۔ کئی طلباء اور کوئی نو عمر لڑکوں نے نذرانہ پیش کیا تو فرمایا میں بچوں سے نہیں لیتا میں طالب علموں سے نہیں لیتا۔ یہ اس لئے کہ شاید بچے اپنے گھر سے والدین کی اجازت کے بغیر روپے پیسے لے آئے ہوں اور طالب علم تو خود ضرورت مند ہوتے ہیں اس دوران فقیر نے بھی ساڑھے تین سو روپے پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ حضور کل بڑی گیارہویں شریف ہے دو دیگ زردہ پلاؤ فقیر کی طرف سے انتظام کرادیں یہ رقم دست مبارک میں لے کر اپنے کسی معتمد کو عطا فرمادی اور ارشاد ہوا" دو دیگ گیارہویں شریف کی نیاز کا انتظام ان کے سامنے کرادیا جائے" (سبحان اللہ) فقیر کا قیام تقریباً گیارہ روزہ رہا دوسرے روز موٹر کار آئی معلوم ہوا کہ مولانا خالد علی خاں خلف مولانا الحاج صوفی ساجد علی خاں صاحب مرحوم کے ذریعہ ایک پولیس آفیسر حبیب احمد نے اپنی بیٹی کی شادی میں دعا کیلئے حضرت سے وقت لیا ہے وہاں سرکار تشریف لے جا رہیں ہیں حضرت جبہ مبارکہ اور عمامہ مقدسہ میں ملبوس تشریف لائے فقیر سگ آستانہ محمد حسن علی رضوی کو دیکھ کر فرمایا آپ آگے تشریف رکھیں فقیر نے محسوس کرلیا کہ حضرت کو دو آدمی پکڑ کر بیٹھتے ہیں اس نظریہ ضرورت کے تحت فقیر اگلی سیٹ پر حضرت ہی کی طرف منہ کر کے بیٹھ گیا پیٹھ حضرت کی طرف نہیں کی ماشاء اللہ اپنے ہی شہر میں حضرت کا یہ ادب واحترام حضرت سے ایسی عقیدت محبت کار محلہ سوداگران سے چل کر بزریہ بہاری پورڈھال مسجد بی بی صاحبہ کے راستہ محلہ ربڑی ٹولہ جا رہی تھی مگر پورے بازار میں لوگ اپنی اپنی دوکانوں پر دوکانوں کے آگے ادب واحترام سے کھڑے ہوگئے مسلم ہندو سکھ جملہ ادیان کے حامل افراد

صرف اس کار کو چومنے لگے اس کار کو ہاتھ لگا کر منہ پھرنے لگے جسمیں شہزادۂ اعلیٰحضرت، مفتی اعظم سوار ہیں بہاری پور ڈھال سے یہ کار رئیس پہلوان کے مزار اور کوتوالی اور ایوب کے چوراہ سے ہوئی محلہ ربڑی ٹولہ جارہی تھی راستہ میں جہاں بھی مندر، بت خانہ آتا حضرت زور سے کلمہ شہادت بلند آواز سے پڑھتے کہیں سینما گھر آتا تو ولاحولا ولاقوۃ بلند آواز سے پڑھتے اور فرماتے یہ گناہ گھر ہے۔ محلہ ربڑی ٹولہ پہنچے تو کافی ہجوم تھا سب سے پہلے کوٹ پتلون میں ملبوث وہ پولیس آفیسر صاحب حبیب احمد مصافحہ کے لئے آگے بڑھے حضور نے مصافحہ کرتے ہوئے فرمایا کیا نام ہے؟ عرض کیا: ''حبیب احمد'' حضرت نے برجستہ فرمایا: ''نام حبیب احمد اور یہ شکل'' وہ پولیس آفیسر ریش بریدہ تھے۔ حضرت نے فوراً بروقت نصیحت فرمائی قالین بچھا ہوا تھا گاؤ تکیہ لگا ہوا تھا حضرت تشریف فرما ہوئے اور فقیر کو اپنے پاس بٹھالیا کھانا لگایا گیا تو حضرت نے اپنی پلیٹ میں اپنے ساتھ کھلانے کا شرف عطا فرمایا اور فرمانے لگے لائکپور کی بڑی سنی رضوی جامع مسجد بن گئی، مکمل ہوگئی؟ عرض کیا گیا بہت شاندار اور خوبصورت انداز میں مکمل ہوگئی بہت مسرور ہوئے اور ماشاء اللہ، ماشاء اللہ فرماتے رہے فقیر نے عرض کیا آپ مولانا حشمت علی خان صاحب سے ناراض تھے فرمایا ''نہیں ہرگز نہیں''۔ پھر فقیر نے عرض کیا حضور کیا مدرسہ انوار العلوم کے افتتاح کے موقعہ پر آپ ملتان تشریف لے گئے تھے؟ فرمایا اب کچھ یاد نہیں اور اسی دوران مسائل پوچھے گئے تو حدیث وفقہ کے بکثرت حوالوں کے ساتھ جواب عطا فرمایا پھر دعا فرمائی حضرت نے وہاں تشریف لے جاتے اور واپس آتے وقت چند جگہ دریافت فرمایا یہ کیا جگہ ہے عرض کیا ایوب کا چوراہا۔ غالباً ہر جمعرات اور پیر شریف کو حضرت کے دولتکدہ پر محفل میلاد شریف ہفتہ میں دوبارہ ہوتا تھا حضرت تخت پر تشریف فرماتے فقیر کو عام مجمع میں نیچے بیٹھے دیکھ کر فرمایا آپ اوپر

آ جائیں اپنے پاس بٹھایا اسی دوران اذان عشاء ہوئی پورے انہماک سے آذان سنی جوابات دیئے نام اقدس پر انگوٹھے چومے بعد میں دعا فرمائی اذان دینے والے مؤذن صاحب نے اذان کے فوراً بعد صلوٰۃ پڑھ دی سرکار مفتی اعظم فرمانے لگے ابھی اذان اور ابھی صلوٰۃ کسی نے عرض کیا حضور کتنا وقفہ ہونا چاہئے فرمایا کوئی مقرر تھوڑا ہے مگر ایکدم متصل نہ ہو اذان نماز کا پہلا تقاضہ ہے اور صلوٰۃ دوسرا تقاضہ جن لوگوں نے استنجا وضو کرنا ہے وہ پہلے آ جائیں اور جو وضو وغیرہ کئے بیٹھے ہیں دوکان ملازمت یا کاروبار میں ہیں وہ بروقت آ جائیں اس کو تھویب کہتے ہیں اسی دوران نعت خوانوں نے کوئی ایسا شعر پڑھا جس سے ابہام ہوتا تھا حضرت نے فوراً اصلاح فرمائی اللہ تعالیٰ جسم اور جسمانیات سے پاک ہے اسی عرصہ میں بابو بھائی خادم نے عرض کیا کہ حضور پچھلے سال حضرت مجاہد ملت الہٰ آبادی کو سعودی نجدی حکومت نے حج نہیں کرنے دیا تھا اور تشدد کیا تھا جس پر ملک گیر احتجاج ہوئے۔ اب سعودی نجدی حکومت نے خود ویزہ دیکر بلایا ہے پابندی ختم ہوگئی حضرت کا چہرہ فرحت و مسرت سے چمک اٹھا فقیر نے اپنی حاضری کے انہی ایام میں سیدنا مفتی اعظم قبلہ علیہ رحمتہ سے عرض کیا حضور میرے دو بچوں سردار احمد رضا اور انوار احمد رضا کو سلسلہ عالیہ کی خلافت و اجازت عطا فرما دیں اُن کو دو سال قبل مولانا مفتی تقدس علی نے حضور سے بیعت کرا دیا تھا یہ ایک ایسا مسئلہ تھا کہ خود بریلی شریف میں اور بیرونِ بریلی کے بہت سے علماء کو اس طرح طلب کرنے پر خلافت حضرت نے ایک جانثار خادم، ہر وقت خدمت کرنے والے مولوی حسین الدین بجوری نے بتایا کہ خود میں نے حضرت سے بار بار گزارش کی تو حضرت نے فرمایا آپ صبر کریں آپ کا کام موقع دیکھ کر کیا جائے گا گھبرائیے نہیں۔ اگر یہاں سے خلافت نہیں ملی تو مارہرہ شریف سے مل جائے گی مگر یہ سرکار کا کرم خاص کہ فقیر کے عرض کرنے پر فرمایا: ”میں آپ کے دونوں

بچوں کو سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ کی اجازت دیتا ہوں اللہ تعالیٰ انہیں کامیاب فرمائے۔ آمین'' یہ حضور سیدنا مفتی اعظم کی نظر کرم اور دعا کا نتیجہ ہے کہ مولوی سردار احمد رضا مشرف القادری الرضوی اور مولوی انوار احمد رضا مصطفوی سلمہا بفضلہ تعالیٰ درس نظامی اور دورہ حدیث شریف کی تعلیم مکمل کرکے فارغ التحصیل ہو چکے ہیں ایک جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور میں مفتی اور صدر مدرس اور ایک دارالعلوم انوار القادریہ کراچی کا افتاء اور تدریس کی خدمت انجام دینے کے بعد آجکل جامعہ رضویہ انوار القادریہ سنی رضوی جامع مسجد میلسی میں تدریس و افتاء اور امامت و خطابت کی بے لوث خدمات انجام دیتے رہے ہیں اور بفضلہ تعالیٰ مناظرہ کر سکتے ہیں اور تصنیف و تالیف پر قادر ہیں قارئین کرام احباب اہلسنت بھی خصوصی دعا کریں۔ اس طرح فقیر کی گذارش اور فقیر کی سفارش پر حضور سیدنا مفتی اعظم علیہ الرحمۃ نے حضرت علامہ ابوالصالح حافظ فیض احمد اویسی رضوی مہتمم مدرسہ اویسیہ رضویہ بہاولپور کو بھی سلسلہ عالیہ کی اجازت سے مشرف فرمایا بریلی شریف حاضری کی موقع پر فقیر کے مشاہدات میں یہ بھی آیا کہ انہی دنوں بھارتی وزیراعظم اندرا گاندھی آستانہ عالیہ قدسیہ رضویہ پر حاضری دینے اور سرکار مفتی اعظم علیہ رحمہ کے درشن کرنے، دعا کرانے حاضر ہوئی مگر سرکار مفتی اعظم نے ملاقات نہ فرمائی اور ایک غریب سنی مسلمان جو شہر کہنہ میں بیمار تھا اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے یہ غریب پروری بندہ نوازی ہے ورنہ آجکل کے بہت سے پیر غریب مریدوں سے کوئی سروکار نہیں رکھتے شہزادۂ اعلحضرت کی شان ہی منفرد و نرالی تھی واپسی میں رکشہ پر تشریف لا رہے تھے خادم بابو بھائی ساتھ تھے راستہ میں سرراہ ایک سنی حضرت سے مصافحہ کرتا اور دست بوسی کرتا ہوا عرض کرتا حضور میرا غریب خانہ سامنے ہے چند منٹ تشریف لاکر دعا فرمادیں خادم بابو بھائی بگڑنے لگے، غصہ میں آگئے کہ تم حضرت کی

حالت دیکھ نہیں رہے حضرت نے دوا کھائی ہے اور وقت بہت ہو گیا ہے حضرت کو آرام کی ضرورت ہے وغیرہ وغیرہ مگر حضرت کا کرم بے نہایت دیکھئے بابو بھائی روکتے رہے اور حضرت اپنا عصا مبارکہ لئے رکشہ سے اتر پڑے اور اس شخص کے نہایت سادہ مکان میں جلوہ افروز ہو گئے اس نے نہایت خستہ حالت میں ایک چارپائی لاکر بچھائی جو درمیاں میں ڈھیلی تھی، جھوم پڑا ہوا تھا حضرت اس پر جلوہ افروز ہوئے وہ شخص اپنے گھر والوں سے گڑ کی چائے بنوا کر لایا حضرت کو پیش کی بابو بھائی پھر بگڑنے لگے حضرت کو پرہیز ہے تم یہ کیا پلا رہے ہو حضرت اس غریب مسلمان کی دلجوئی کیلئے وہ گڑ چائے مزہ لے لے کر پیتے رہے اور فرماتے رہے، بہت خوب، بہت بہتر، ماشاءاللہ، بارک اللہ اسی طرح ایک دن نماز عصر کے بعد مسجد رضا میں دعا کرانے والوں اور تعویذ لینے والوں کا اژدھام تھا مختلف حضرات بیک وقت اپنی اپنی حاجتیں پیش کر رہے تھے اور بیک وقت بول رہے تھے حضرت نے فرمایا ”جانے کیا کہتے ہو“۔ اسی دوران بابو بھائی خادم نے سفارش کرتے ہوئے کہا حضور یہ پہلوان صاحب، آپ کے غلام ہیں بجنور سے آئے ہیں ان کے مقدمہ میں کامیابی کی دعا فرمادیں۔ حضرت نے فرمایا کیا مقدمہ ہے۔ حضرت ویسے ہی مقدمہ میں کامیابی فتح ونصرت کی دعا نہیں فرماتے تھے اس لئے تحقیق کر کے دعا کرنے کیلئے فرمایا کیا مقدمہ ہے جب تسلی ہوگئی پھر دعا فرمائی خدا نخواستہ کوئی چوری، قتل، ظلم و جبر وغیرہ کا مرتکب ہو، مجرم ہو، ہر کسی کے لیئے اندھا دھند دعا نہیں فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ رضوی دارالافتاء کے مفتی اور مظہر اسلام مسجد بی بی جی کے شیخ الحدیث مولانا محمد اعظم ٹانڈوی ایک استفتاء کیا جماعت اسلامی کو چندہ دینا جائز ہے؟ اس کا جواب لکھ کر لائے ”جماعت اسلامی کو چندہ دینا جائز نہیں ہے۔“ حضرت مفتی اعظم کی خدمت میں تصدیق کے لئے پیش کیا تو حضرت نے فرمایا اس جواب میں تم نے

دو غلطیاں کی ہیں۔ایک یہ کہ "تم نے مودودی پارٹی کو جماعت اسلامی لکھا اور دوسری غلطی یہ کہ تم نہ لکھا جماعت اسلامی کو چندہ دینا جائز نہیں"۔تو کیا کفار کی جماعت کو چندہ دیں گے۔اسی طرح ایک بار کسی نے عرض کیا حضور مصری علماء نے تصاویر فوٹو وغیرہ کے جواز کا فتویٰ دیا۔فرمایا تصویر کی حرمت احادیثِ متواتر سے ثابت ہے سخت حرام و گناہ ہے۔اس کے ساتھ ہی کسی نے عرض کیا کہ حضور پانی اور آئینہ میں بھی شکل کی تصویر نظر آتی ہے فرمایا پانی اور آئینہ میں اگر تصویر جم جاتی ہے تو وہ بھی ناجائز ہوئی۔فقیر رقم الحروف بھول گیا فقیر نے حاضری کے پہلے روز عرض کیا حضور مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب گوجرانوالہ مفتی محمد حسین صاحب سکھروی۔علامہ عبدالمصطفیٰ ازہری مفتی ظفر علی صاحب اور فلاں فلاں علماء سے عرض کرتے تھے حضرت نے وہیں گرہ لگائی اور فرمایا ان سب کو فقیر کی طرف سے بھی سے سلام دعا کہہ دیں۔یہ سال حضرت کی حیاتِ ظاہری کا آخری سال تھا ضعف نقاہت حد سے زیادہ اور کئی کئی بیماریاں وعوارض شامل حال تھے حضرت بار بار دریافت کرتے رہتے تھے میں نے نماز پڑھ لی؟ میں نے نماز پڑھ لی؟ موجودیں میں سے یا کوئی خادم عرض کرتا خصور پڑھ لی تو فرماتے کس کے سامنے پڑھی ہے؟ عرض کیا جاتا بابو بھائی کے سامنے یا مولوی حسنِ بجنوری کے سامنے پڑھی ہے تو فرماتے بلاؤ مولوی حسن، بلاؤ بابو کو۔جب وہ حضرات آتے تو حضرت فرماتے بابو میں نے نماز پڑھ لی؟ حسین میں نے نماز پڑھ لی؟ وہ کہتے حضور آپ نے نماز پڑھ لی تو پھر فرماتے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے حاضرین بھی عرض کرتے حضور دعا فرمائے اللہ تعالیٰ ہماری نمازیں بھی قبول فرمائے تو فرماتے اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کی بھی نمازیں قبول فرمائے آمین جتنے دن فقیر حاضر رہا حضرت کے دولت کدہ سے برابر کھانا آتا رہا اور اکثر فقیر کو حضرت کے رضوی دارالافتاء میں بلا اعزاز و اکرام بخشا جاتا کئی کئی قسم کے کھانے

اور پھر بعد میں چائے اور پھر اندر سے حضرت کا پاندان آتا فقیر خود پان لگا کر کھاتا اور پاندان کو چومتا۔ حضرت کی دارالافتاء کی کتابیں دیکھتا رہتا کئی بار اپنے خواب گاہ اور کئی بار اندر دولت کدہ طلب کیا گیا اس دوران دارالافتاء اور اندرونِ مکان اور آپ کی آرام گاہ کے فوٹو بھی لئے گئے میلسی سے مزار اعلیحضرت قدس سرہٗ کی ایک بہت شاندار چادر مبارک لیکر حاضر ہوا تھا حضرت کے دولت کدہ کے اندر لیکر حاضر ہوا اور عرض گزار ہوا کہ حضور تشریف لے چلیں حضور اعلیحضرت کے مزارِ مبارک پر یہ چادر چڑھانی ہے حضرت نے کھول کر ملاحظہ فرمائی، سبحان اللہ، ماشاءاللہ فرماتے رہے چادر شریف کے نیچے لکھا تھا بزم انوار رضا، غلامانِ محدث اعظم پاکستان رحمتہ اللہ علیہ۔ بس محدث اعظم پاکستان کا نام گرامی اور رحمتہ اللہ علیہ پڑھا حضرت زاروقطار رونے لگے ہاتھ مبارک کانپنے لگے چادر دست مبارک سے چھوٹ گئی حضرت نے دونوں ہاتھ اٹھا کر فاتحہ پڑھنی شروع کر دی دیر تک فاتحہ پڑھتے رہے رُخ انور پر دست مبارک پھیر کر بھرائی ہوئی آواز میں فرمایا اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے درجات بلند کرے آمین۔ یہ نائب اعلیحضرت محدث اعظم پاکستان قدس سرہٗ سے گہری محبت و شفقت کی دلیل ہے۔ بریلی شریف کے علمائیں ریحانِ ملت علامہ ریحان رضا قادری علیہ الرحمۃ، جانشین مفتی اعظم علامہ مفتی محمد اختر رضا خان صاحب ازہری میاں، استاذ العلماء علامہ تحسین رضا خان صاحب ،مولانا علامہ حبیب رضا خان صاحب، علامہ مفتی محمد اعظم ٹانڈوی، مولانا صاحبزادہ منان رضا خاں صاحب منانی، میاں مولانا صاحبزادہ توصیف رضا خان صاحب کی محبتیں، شفقتیں یاد رہیں گی حضرت مولانا منان رضا خان صاحب مفسر اعظم نبیرۂ اعلیحضرت سرکارِ جیلانی میاں علیہ الرحمۃ کے دولت کدہ پر محلّہ خواجہ قطب لے گئے شاندار دعوت فرمائی خاص حضور جیلانی میاں علیہ الرحمۃ کے پلنگ پر بٹھایا اور حضرت علامہ

تحسین رضا خان صاحب نے شہر کہنہ بریلی شریف میں اپنے دولت کدہ پر دعوت فرمائی اور اکبری مسجد شہر کہنہ میں فقیر کی تقریر بھی کرائی اس مسجد میں منظور سنبھلی دیوبندی سے حضور محدث اعظم علیہ الرحمۃ کا چار روز مناظرہ ہوا تھا جسمیں دیوبندی مناظر کو زبردست شکست فاش ہوئی اور وہ اپنا جوتا، اپنی عینک، اپنی کتابیں، اپنی جبہ، اپنی چھڑی چھوڑ کر اور غلط الفاظ پر مشتمل کٹی ہوئی تحریریں دے کر میدان مناظرہ سے بھاگا اور ہمیشہ کیلئے مناظرہ سے توبہ کر لی حضرت علامہ تحسین رضا خان صاحب مدظلہ کو حضور محدث اعظم پاکستان سے شرف تلمذ حاصل ہے اور آپ استاذ زمن مولانا حسن رضا خاں علیہ الرحمۃ نبیرہ محترم، اسلاف کی یادگار ہیں اور سراپا اخلاص مجسم ہیں۔ بریلی شریف حاضری کے انہی ایام میں وہ راجپوت صاحب ملے جن پر فالج کا شدید حملہ ہوا تھا اور چلنے پھرنے سے معذور ہو گئے تمام ڈاکٹر اور معالج اور ہر قسم کی ادوایات ناکام ہو گئی تھیں تو پھر یہ مسجد رضا کے در پر بیٹھ گئے اور جب سرکار مفتی اعظم قبلہ قدس سرہٗ نماز ادا فرما کر گھر تشریف لے جا رہے تھے تو یہ حضرت کے پاؤں پکڑ کر رونے لگے اپنی معذوری عرض کی حضرت نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کھنچا اور فرمایا کیا ہے تجھے اٹھتا کیوں نہیں بفضلہٖ تعالیٰ حضرت کے اٹھانے کی برکت سے اور نظر کرم سے کھڑا ہو گیا اور چلنے پھرنے لگا ان صاحب سے مدرسہ مظہر اسلام کے دفتر میں ہر روز ملاقات ہوتی تھی اس نے خود حضرت کی کرامت کا اعتراف واقرار کیا۔

واپسی پر الوداعی ملاقات:

بوقت واپسی فقیر نے حضرت کے دولت کدہ پر حاضر ہو کر اندر پیغام بھیجا کہ محمد حسن رضوی کی آج واپسی ہے دعا اور اجازت چاہتا ہے حضرت نے اندر ہی بلا لیا اپنی سہ دری میں پلنگ پر تشریف فرما تھے بہت ہی زیادہ پُر نور اور روشن چہرہ مبارکہ تھا سلام اور دست

بوسی کرتے ہوئے فقیر نے اپنی بعض تصانیف قہر خداوندی، برہان صداقت، برقہ آسمانی وغیرہ پیش کیں فرمایا مولانا حسن علی رضوی کی کتابیں ہیں پہلے بھی تقدس میاں کے ذریعے پہنچ چکی ہیں حضرت نے فقیر کو کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ فرمایا اور کتابیں ملاحظہ فرماتے رہے اور ماشاء اللہ، سبحان اللہ، بہت خوب، بہت بہتر فرماتے رہے پھر فقیر نے اپنے لئے اور اپنے بچوں کے لئے مسلک اعلیحضرت کی خدمت کی دعا کرائی حضرت نے فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کے بچوں کو مسلک اعلیحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت تبلیغ اور اشاعت کی توفیق عطا فرمائے آمین پھر فقیر نے مختلف قسم کے نقوش اور تعویزات پر مشتمل انگشتریاں دم کرانے کے لئے پیش کیں حضرت کافی دیر پڑھ کر دم فرمایا۔ مولانا مفتی محمد اعظم صاحب رضوی نے فقیر زادوں سرکار احمد رضا اور انوار احمد رضا سلمہما کے اجازت نامے تیار فرمائے حضرت سیدنا مفتی اعظم قبلہ قدس سرہٗ کے دستخط مبارکہ کرائے فقیر کی گزارش پر مخدومہ محترمہ معظمہ رحمۃ اللہ علیہا نے اندر سے فقیر کیلئے حضور مفتی اعظم علیہ الرحمۃ کے تبرکات دو عمامے، ایک جوڑا نعلین پاک عطا فرمائے اور کہا مولانا سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر سلام کہہ دیں سرکار مفتی اعظم قبلہ قدس سرہٗ کی دست بوسی کرتے اور دعا کراتے ہوئے بچشم اشکبار واپس ہوا۔ رات کو مولانا مفتی اعظم رضوی شیخ الحدیث مظہر الاسلام اور کثیر علماء وطلباء نے رخصت کیا۔ ریحان ملت مولانا ریحان رضا خاں رحمانی میاں علیہ الرحمۃ نے سیدنا اعلیحضرت علیہ الرحمۃ کے مزار قدس کی چادر بطور تبرک عطا فرمائی فقیر نے اپنے شجرہ کا شعر یوں لکھا ہے

مجھ کو عبد مصطفیٰ کر بحر شیخ مصطفیٰ
حضرت مفتی اعظم بے ریا کے واسطے (رحمۃ اللہ علیہ)